روزنامہ

الفضل ربوہ

ایڈیٹر: نسیم سیفی

فون ۲۴۹

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۷۶/۴۱	ہفتہ ۱۹ ۔ شوال ۱۴۱۱ھ ، ۴ ۔ ہجرت ۱۳۷۰ہش ، ۴ ۔ مئی ۱۹۹۱ء	نمبر ۹۹

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ابتلاؤں پر ثباتِ قدم کی دُعا

" اے خدا! ہمیں اِن لوگوں میں شامل نہ فرما جو قرآن کے بیان کے مطابق یہ سمجھتے ہیں کہ ایمان لانا کافی ہے اور اس کے بعد کوئی ابتلاء نہیں آئیں گے۔ ہمیں ان لوگوں میں داخل فرما جو ایمان لائے یہ جانتے ہوئے کہ یہ ابتلاؤں کا رستہ ہے۔ اور یہ دُعا کرتے ہوئے داخل ہوئے کہ اے خدا! اب وہ ابتلاء ہم پر ڈال لیکن یہ رحم فرما کہ ان ابتلاؤں میں ثابت قدم فرما۔"

(ارشاد سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرّابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

احمدی احباب کی تربیت کے لئے

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

" ظاہر پرستی سے یہوُد گمراہ ہوگئے۔ ظاہر پرستی سے یہوُدیوں پر یہ آفت آئی۔ کہ وہ مسیح علیہ السّلام کا انکار کرتے رہے اور نہ صرف یہی بلکہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی انکار کرتے رہے۔ اُن کو یہ خیال تھا کہ مسیح آئے گا تو ایک بادشاہ ہو کر آئے گا۔ اور بڑی شان و شوکت سے تختِ داؤد پر جلوہ افروز ہوگا اور اس کے آنے سے پیشتر ایلیاؑ آسمان سے اُترے گا، مگر جب مسیح آیا۔ تو اس نے ایلیا تو یوحنّا کو بتایا اور آپ بجائے بادشاہ ہونے کے ایسی عاجزی دکھائی کہ سَر رکھنے کو بھی جگہ نہ ملی۔ اب ظاہر پرست یہودی کیونکر مان لیتے۔ پس انہوں نے بڑے زور سے انکار کیا اور اب تک کر رہے ہیں"۔

(ملفوظات جلد اوّل صـ۱۵۶)

" مَیں دیکھتا ہوں کہ باوجود مصائب پر مصائب آنے کے اور ہر طرف خطرہ ہی خطرہ دکھائی دینے کے لوگ ابھی تک سنگدلی اور عُجب و نخوت سے کام لے رہے ہیں۔ نادان کب تک اس بے فکری میں بسر کریں گے۔ تاوقتیکہ لوگ ضد نہیں چھوڑتے۔ اپنی بُری کرتوتوں سے باز نہیں آتے اور خدا تعالیٰ سے مصالحت نہیں کرتے، یہ بلائیں اور مصیبتیں دُور نہیں ہونے کی۔ مَیں نے دیکھا ہے اور خوب غور کیا ہے کہ قحط کے دنوں میں لوگوں نے ذرا بھی قحط کی مصیبت کو محسوس نہیں کیا۔ شراب خانے اسی طرح آباد تھے اور بدکاریوں اور بدمعاشیوں کے بازار برابر گرم تھے"۔ (ملفوظات جلد اوّل صـ۱۵۷)

شعبہ رشتہ ناطہ میں تشریف لانیوالے اصحاب کے لئے ضروری اعلان

متعدد بار ایسا ہُوا کہ بعض اصحاب دفتر رشتہ و ناطہ میں فارم وغیرہ کے اندراج کے لئے دفتری اوقات کے بعد یا چھٹی والے دن تشریف لائے جبکہ متعلقہ کارکنان یا افسر ربوہ سے باہر کہیں دُور گئے ہوئے تھے۔ اور آنے والے اصحاب کو تکلیف اٹھانی پڑی۔ اس لئے عرض ہے کہ ایسے اصحاب صرف دفتری اوقات میں رشتہ و ناطہ کے کاموں کے لئے تشریف لایا کریں تاکہ ان کو تکلیف نہ ہو۔

(نائب ناظر اصلاح وارشاد)

اپنے نفس اور اپنے اہل کو اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کی آگ سے بچانے کی کوشش کرتے رہو

اقتباس از خطبہ فرمودہ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الثالث) اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے

(دینِ حق) جہاں اس بات پر بہت زور دیتا ہے کہ ہر انسان سب سے پہلے اپنے نفس کا ذمہ دار ہے اور اسے یہ کوشش کرنی چاہیئے کہ اپنے نفس کو خدا تعالیٰ کی ناراضگی سے محفوظ رکھنے کے لئے ہر قسم کی انتہائی کوشش کرے وہاں (دینِ حق) نے ایک اجتماعی زندگی کا نقشہ بھی ہمارے سامنے کھینچا ہے اور وہ دوسرے حکم کے اندر آتا ہے کہ (....) یعنی اپنے اہل کو بھی نار سے بچانے کی کوشش کرو اور جہنم سے بچانے کی کوشش کرو۔ اہل میں رشتہ در رشتہ سارے ہی بنی نوع انسان شامل ہو جاتے ہیں جیسا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تمہارا باپ ایک ہے یعنی آدم۔ تم سب آدم کی نسل سے ہو۔ پس اہل کے جو وسیع معنی ہیں اس میں اجتماعی زندگی کا پورا نقشہ آجاتا ہے ہمیں یہ حکم ہے کہ اپنی اجتماعی زندگی کو بھی نار سے بچائیں۔ شیطان کی طرف لے جانے والی کچھ چیزیں ایسی ہیں جن کا سب سے پہلے تعلق انسان کے نفس سے ہوتا ہے۔ مثلاً ہوائے نفس ہے، حرص ہے، تکبر ہے، ریاء ہے۔ دنیاداری ہے، ہوس مال و دولت و اقتدار ہے۔ قرآن کریم کی شریعت نے ان تمام چیزوں پر بڑی تفصیل سے روشنی ڈالی ہے جو نفسِ واحدہ کو یعنی انسان کے اپنے نفس کو گمراہ کرنے کے لئے ہمیں اپنی زندگی میں نظر آتی ہیں اور جن سے شیطان کام لے کر انسان کو گمراہ کرنے کی کوشش کرتا ہے اور

اجتماعی زندگی افراد کا مجموعہ ہے اور پھر مجموعہ خود ایک وحدت بنتی ہے۔ اجتماعی زندگی اس وحدت کا نام ہے اور اگرچہ یہ دوسرے نمبر پر ہے لیکن اس کی طرف توجہ کرنے کی زیادہ ضرورت ہے اس لئے کہ نفس واحدہ کو، خود انسان کے نفس کو جو حکم دیا گیا ہے تو اس کا تعلق بھی معاشرہ سے ہے۔ اگر معاشرہ ناپاک ہوگا، گندہ ہوگا، خدا سے دُور ہوگا تو انسان کے لئے خود اپنے نفس کی اصلاح کے سلسلہ میں مشکلات بڑھ جائیں گی۔ دوسرے اس کو جو احکام دیئے گئے ہیں ان میں سے ایک حکم یہ بھی ہے کہ نوعِ انسانی کو خدا تعالیٰ کی طرف لے کر آنا اور ایسا معاشرہ پیدا کرنا کہ نوع انسانی خدا تعالیٰ کے پیار کو حاصل کرنے کے بعد اسی مقام پر قائم رہے پس یہ اجتماعی زندگی کی بھی ذمہ داری ہے اور بالواسطہ زندگی کی بھی ذمہ داری ہے۔

اجتماعی زندگی کو شر سے اور نار سے محفوظ رکھنے کے لئے زیادہ توجہ کی، زیادہ کوشش اور زیادہ بیداری کی ضرورت ہے اور ضرورت ہے اس بات کی کہ اس سلسلہ میں جہاں ہم اپنے لئے دعائیں کریں وہاں اجتماعی زندگی کے لئے بھی دعاؤں کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ کے فضل کو حاصل کرنے کی کوشش کریں۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۱ فروری ۱۹۷۷ء)

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی۔ ربوہ

قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۴۔ ہجرت ۱۳۷۰ ہش ۴۔ مئی ۱۹۹۱ء

اسلوب وعظ و نصیحت

انفرادی یا اجتماعی خرابیوں کو دُور کرنے کے لئے یقیناً وعظ و نصیحت اور تلقین عمل کی ضرورت ہوتی ہے۔ اگر برائیوں کی طرف توجہ نہ دلائی جائے تو زیادہ امکان اس بات کا ہوتا ہے۔ کہ وہ بڑھتی چلی جائیں۔ اور اس حد تک پہنچ جائیں کہ ان کا ازالہ ممکن نہ رہے۔ لیکن وعظ و نصیحت اور تلقین عمل کے سلسلہ میں یہ بات بھی نظرانداز نہیں کی جانی چاہیئے کہ اگر یہی کام غلط رنگ میں کیا جائے تو بجائے برائیوں کے ازالہ کے برائی کے بڑھ جانے کی صورت پیدا ہوتی ہے۔ جسے وعظ و نصیحت کی جائے اس کے دل میں انقباض بھی پیدا ہو سکتا ہے اور مزاحمت کی صورت بھی اختیار کر سکتا ہے۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ ۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ پر سلامتی نازل فرماتا رہے۔ فرماتے ہیں:

"اخلاقی حالت ایسی درست ہو کہ کسی کو نیک نیتی سے سمجھانا اور غلطی سے آگاہ کرنا ایسے وقت پر ہو کہ اسے بُرا معلوم نہ ہو۔ کسی کو استخفاف کی نظر سے نہ دیکھا جاوے۔ دل شکنی نہ کی جاوے"

وعظ و نصیحت کو مؤثر بنانے اور اس سے خاطر خواہ نتائج حاصل کرنے کی یہ کنجی ہے۔ اگر ہم غلط وقت پر ٹوک دیں تو مزاحمت پیدا ہوگی اور جسے ٹوکا گیا ہے وہ ضد سے بھی اس برائی میں ملوث رہے گا۔ اگر وعظ و نصیحت کا یہ رنگ ہوا کہ دوسرے نے سمجھا کہ مجھے میری برائی کی طرف توجہ دلا کر میری بے عزّتی کی جا رہی ہے۔ مجھے گھٹیا بتایا جا رہا ہے۔ مجھے دوسروں کی نظروں میں گرایا جا رہا ہے۔ تو یقیناً نتیجہ امید کے برعکس ہوگا۔ اگر وعظ و نصیحت کے ذریعہ دل شکنی کی گئی اور وعظ و نصیحت کرتے ہوئے یہ جتانے کی کوشش کی گئی کہ تم کبھی ٹھیک نہیں ہو سکتے۔ تم ٹیڑھے ہو اور ٹیڑھے ہی رہو گے تو یقیناً وہ ٹیڑھا ہی رہنے کی کوشش کرے گا۔

پس حضرت اقدس بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے وعظ و نصیحت کا جو طریق بیان فرمایا ہے اس پر عمل کرتے ہوئے انفرادی یا اجتماعی برائیوں کو روکنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔

فلسطینی تنازعہ بڑھ گیا ہے
کہ اسرائیل اب مضبوط تر ہے
عرب کی جان اب ہلکان ہوگی
کہ یہ دجّال کے زیرِ اثر ہے

——— ابوالاقبال

خدا کی حمد ہے اپنے لئے دعا بھی ہے
بذاتِ خود یہ عمل بھی ہے اک جزا بھی ہے

یہ اک حسین سلیقہ ہے بات کرنے کا
یہ نیکیوں کی طلب بھی ہے مدعا بھی ہے

یہ کیفیت ہے کہ ہم جیسے دیکھتے ہوں اسے
ہمارا دوست بھی ہے اور وہ خدا بھی ہے

جو ہم نہ دیکھیں تو پھر وہ تو دیکھتا ہوگا
صفات میں سے صفت اسکی دیکھنا بھی ہے

ہم اسکے در پہ جبیں رکھ کے بات کرتے ہیں
کہ فائدہ بھی ہے اس بات میں مزہ بھی ہے

ہم اس سے مانگتے ہیں جس کا کام ہے دینا
لئے بغیر کوئی ہاتھ لوٹتا بھی ہے

وہ آپ عرش سے نیچے اُتر کے آتا ہے
وہ جانتے ہوئے ہر بات پوچھتا بھی ہے

پکارتا ہے کہ آؤ مجھے پکارو تم
پکار سُن کے وہ تیزی سے دوڑتا بھی ہے

سکون ملتا ہے دل کو نظر کو ٹھنڈک سی
کرم ہے اس کا کہ یہ اس سے رابطہ بھی ہے

سمجھ گئے ہو نا کرتا ہوں مَیں نماز کی بات
خدا سے پیار کے راز و نیاز و ناز کی بات

نسیم سیفی

مطالباتِ تحریکِ جدید

- سادہ زندگی بسر کریں (لباس اور کھانے میں سادگی اور سینما وغیرہ سے اجتناب)
- امانت فنڈ تحریکِ جدید میں روپیہ جمع کروائیں۔
- نوجوان خدمت دین کے لئے زندگیاں وقف کریں۔
- رخصت کے ایّام خدمتِ دین کے لئے وقف کریں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات سیدنا حضرت فضل عمر (اللہ تعالیٰ آپ سے ہمیشہ راضی رہے)

علمی مسائل

کشمیر میں مَیں نے دیکھا ہے وہاں لوگ مشک کا نافہ لاتے ہیں۔ اور کہتے ہیں اس کے اندر ایک تولہ مشک ہے۔ اور اس کی اصل قیمت ۳۲ روپے ہے مگر چونکہ ہمیں روپے کی ضرورت ہے اس لئے ہم آپ کو چوبیس پچیس روپے میں نافہ دے دیں گے۔ پھر وہی نافہ جس کی وہ پچیس روپے قیمت بتاتے ہیں۔ بعض دفعہ آٹھ آنہ میں بھی دے دیتے ہیں۔ اور جب تم آٹھ آنہ میں مشک کا نافہ لے کر یہ سمجھتے ہو کہ دُنیا کے سب سے بڑے ماہر تم ہو کیونکہ تم نے ایک شخص سے مشک کا نافہ آٹھ آنہ میں لے لیا تو اس وقت بھی تم دھوکہ خوردہ ہوتے ہو کیونکہ جب اسے کھول کر دیکھا جاتا ہے تو اس میں سے کبوتر کے جمے ہوئے خون کے سوا اور کچھ نہیں نکلتا۔ اور تمہیں معلوم ہو جاتا ہے کہ بڑے ماہر تم نہیں بلکہ بڑا ٹھگ وہی تھا جو تمہیں لُوٹ کر لے گیا۔ وہ نافہ کے باہر تھوڑی سی مشک مَل دیتے ہیں اور اندر کبوتر کا خون بھر دیتے ہیں۔ کبوتر کے خون کی بعض دوائیوں کے ملانے سے بالکل مُشک کی سی شکل ہو جاتی ہے۔ اور ناواقف آدمی سمجھتا ہے کہ آج میں نے بڑا سستا سودا کیا ہے۔ مَیں نے آٹھ آنہ میں مُشک کا نافہ خرید لیا ہے۔ حالانکہ اس میں صرف کبوتر کا خون ہوتا ہے اور کبوتر کے خون کی قیمت ایک روپیہ بھی نہیں ہوتی۔

اسی طرح ایک دفعہ میں کشمیر گیا۔ وہاں ایک قسم کی قالین بنتی ہے جو اونی کپڑا کاٹ کاٹ کر اور پھر ان کو سی کر بناتے ہیں۔ اور اس کو گابھا کہتے ہیں ہمیں وہ دیکھ کر پسند آیا۔ چنانچہ مَیں نے بھی چاہا کہ یہاں سے دو چار خرید کر لے جائیں اپنے گھروں میں تحفہ دیں گے۔ ایک شخص اسلام آباد میں اس کام کے لئے اچھا مشہور تھا۔ میں نے اس کو جا کر کہا کہ مَیں "قالین پنجاب میں تحفہ" لے جانا چاہتا ہوں تم مجھے اچھے سے قالین بنا دو۔ اُس نے کہا۔ اچھا کچھ پیشگی دے دیں۔ چنانچہ ہم نے کچھ رقم اس کو پیشگی دے دی اور ہم آگے پہاڑ پر سیر کے لئے چلے گئے۔ مَیں نے اسے یہ بھی کہا کہ دیکھنا مَیں جو اس کی لمبائی چوڑائی بتاؤں گا وہ ٹھیک ہو۔ کیونکہ مَیں کمروں کے لحاظ سے لے رہا ہوں۔ اس نے کہا بالکل ٹھیک ہوں گے۔ جب وہ آئے تو مجھے دیکھتے ہی پتہ لگ گیا کہ وہ ٹھیک نہیں ہیں۔ اور پھر جو ماپ کر دیکھا تو ایک بالشت چوڑائی میں کمی تھی۔ اور ایک بالشت لمبائی میں کمی تھی۔ مَیں نے اس کو کہا کہ یہ تم نے بڑی دھوکا بازی کی ہے کہ اس کو چھوٹا بنا دیا ہے۔ اس پر اس نے شور مچانا شروع کر دیا کہ "میں مسلمان ہوں" "میں مسلمان ہوں"۔ مَیں نے کہا مسلمان تو تم ہوئے لیکن سوال یہ ہے کہ ہمارے ساتھ تمہارا وعدہ تھا یا نہیں کہ اتنے لمبے چوڑے قالین بناؤں گا اور پھر دو چار آدمیوں کے سامنے یہ بات ہوئی تھی مَیں نے ان آدمیوں سے کہا کہ بتاؤ تمہارے سامنے اس نے یہ وعدہ کیا تھا یا نہیں۔ انہوں نے کہا۔ ہمارے سامنے وعدہ کیا تھا اس پر میں نے اسے کہا کہ دیکھو تم نے وعدہ کیا تھا۔ وہ اپنے کشمیری طریق پر کہنے لگا "جی مَیں مسلمان ہوندی۔ مَیں مسلمان ہوندی"۔ میری عمر اس وقت انیس بیس سال کی تھی۔ مجھے اس پر غصہ چڑھے کہ یہ اپنا فعل اسلام کی طرف کیوں منسوب کرتا ہے یہ کہے مَیں نے ٹھگی کی ہے جانے دو۔ یہ کیوں کہتا ہے کہ میرے مسلمان ہونے کے لحاظ سے میرا حق تھا کہ مَیں ٹھگی کرتا۔ غرض میں اصرار کروں کہ اسے پُورا کرو۔ اور وہ یہی کہتا جائے کہ مَیں مسلمان ہوں۔ مَیں مسلمان ہوں۔ گویا اسلام اتنا گر گیا ہے کہ اب یہ سمجھا جاتا ہے کہ مسلمان اگر ٹھگی کرے تو یہ بھی اس کا ایک قسم کا جائز حق ہے۔

مَیں جب پہلی دفعہ کشمیر گیا تو مجھے معلوم ہُوا کہ کشمیر کے تاجروں کی صرف چاندی کے کام کی ایک کروڑ روپیہ کی تجارت یورپ والوں سے تھی۔ ایک کروڑ روپیہ کی تجارت کے یہ معنے ہیں کہ بیس پچیس لاکھ روپیہ انہیں بطور منافع حاصل ہوتا تھا۔ اور کام کی مزدوری الگ تھی۔ لیکن مجھے بتایا گیا کہ اب یہ تجارت سولہ لاکھ روپیہ تک رہ گئی ہے۔ اور اس کی وجہ یہ ہے کہ یورپ کے لوگ کہتے ہیں یہاں کے مال کا کوئی معیار نہیں۔ کبھی کوئی چیز بھیج دیتے ہیں اور کبھی کوئی۔ کبھی تو نہایت اعلیٰ مال روانہ کر دیں گے۔ اور کبھی اس میں کھوٹ ملا دیں گے۔ حالانکہ اگر وہ دیانتداری سے کام کرتے تو وہ ایک کروڑ کی تجارت آج تین چار کروڑ روپیہ تک پہنچی ہوئی ہوتی۔ پہلے زمانہ میں تجارتیں بہت کم تھیں۔ تجارت میں زیادتی اسی زمانہ میں ہوئی ہے۔ پھر اگر اس زمانہ میں جبکہ تجارت کا رواج بہت کم تھا۔ ان کی ایک کروڑ روپیہ کی تجارت ہو سکتی تھی تو لازماً اب وہ تجارت تین چار کروڑ روپیہ کی ہو جاتی مگر بجائے اس کے کہ ان کی تجارت تین چار کروڑ روپیہ تک ترقی کرتی اور کروڑ ڈیڑھ کروڑ روپیہ انہیں نفع حاصل ہوتا۔ پہلی تجارت بھی گر گئی۔ اور وہ ایک کروڑ سے اُتر کر سولہ لاکھ روپیہ تک آ گئی۔ اگر وہ تھوڑے سے نفع کی خاطر بددیانتی کر کے اپنے کام کو نقصان نہ پہنچاتے تو نتیجہ یہ ہوتا کہ ان کی یہ تجارت خوب چلتی مگر چونکہ انہوں نے بددیانتی کی اس لئے تجارت میں نقصان ہو گیا۔ انگریزوں کے کئی لوگ دشمن ہیں۔ مگر دشمن بھی اقرار کرتے ہیں کہ تجارت کے معاملہ میں انگریزوں پر زیادہ اعتبار کیا جا سکتا ہے۔ انگریزوں سے اُتر کر امریکہ اور جرمن کے لوگ ہیں اور ان سے اُتر کر اور ممالک کے لوگ ہیں مگر ایشیا تجارت میں اتنا خطرناک طور پر بدنام ہے کہ کوئی قوم اس پر اعتبار نہیں کرتی۔ حالانکہ قومی ترقی ہمیشہ امانت اور دیانت داری کی شہرت کے ساتھ ہوتی ہے۔ اگر تمام مسلمان تاجر دیانتدار ہوں تو لوگ سو دوکانوں کو چھوڑ کر بھی ان کے پاس جائیں گے اور کہیں گے کہ ان سے سودا اچھا ملتا ہے۔ لیکن اگر کوئی مسلمان دوکاندار بھی ایک من آٹے میں سیر بھر مٹی ملا دیتا ہے تو اس کے اندر وہ کونسی چیز ہو گی جس کی وجہ سے لوگ اس طرف توجہ کریں گے۔ پس ہر شخص کو اس بات کا فیصلہ کر لینا چاہیئے کہ مَیں نے بددیانتی کو مٹانا ہے۔ اگر اس کا باپ دوکاندار ہے تو وہ اپنے باپ سے کہہ دے کہ مَیں تمہیں بددیانتی نہیں کرنے دُوں گا۔ اگر اس کے بھائی دوکاندار ہیں تو وہ اپنے بھائیوں سے کہہ دے کہ مَیں تمہیں بددیانتی نہیں کرنے دُوں گا۔ اگر اس کے دوست اور رشتہ دار دوکاندار ہیں تو وہ اپنے دوستوں اور رشتہ داروں سے کہہ دے کہ مَیں تمہیں بددیانتی نہیں کرنے دُوں گا۔ اگر اس کی بیوی دوکان کرتی ہے تو وہ اپنی بیوی سے کہہ دے کہ مَیں تمہیں بددیانتی نہیں کرنے دُوں گا۔ اور اگر تم باز نہ آئے۔ اور اصلاح نہ کی تو مَیں تمہارے خلاف کھڑا ہو جاؤں گا۔ اگر ہر شخص اس بات کا تہیّہ کر لے کہ مَیں نے بددیانتیوں کا مقابلہ کرنا ہے تو ایک گھنٹہ کے اندر اندر اس عیب کی اصلاح ہو سکتی ہے۔ اگر تمہارا بھائی تاجر ہے اور وہ بددیانتی کرتا ہے۔ اگر تمہارا باپ تاجر ہے اور وہ بددیانتی کرتا ہے۔ اگر تمہاری ماں تاجر ہے اور وہ بددیانتی کرتی ہے۔ اگر تمہاری بیوی تاجر ہے اور وہ بددیانتی کرتی ہے تو یہ بددیانتی اس وقت تک پنپ سکتی ہے۔ جب تک ان کو یقین ہے کہ تم ان کی محبت کی خاطر ان کی بالا افسروں کے پاس رپورٹ نہیں کرو گے۔ لیکن جب ان کو معلوم ہو جائے گا کہ تم ان کی محبت کی پرواہ نہیں کرو گے اور تم نے فیصلہ کر لیا ہے کہ اگر وہ بددیانتی سے باز نہ آئے تو تم ان کی رپورٹ کرو گے تو کیا یہ ہو سکتا ہے کہ وہ دوسرے منٹ میں بددیانتی کریں۔ باپ کہے گا بیٹا پچھلا قصور جانے دو۔ آئندہ میں کبھی بددیانتی نہیں کروں گا۔ بھائی کہے گا پچھلا قصور معاف کرو آج سے باز آیا۔ بیوی کہے گی۔ اب یہ قصور معاف کر دو آئندہ میں ایسی حرکت نہیں کروں گی۔ پس قوم کی اصلاح تمہارے ہاتھوں میں ہے۔ بیٹے کی اصلاح باپ کے ہاتھ میں ہے۔ باپ کی اصلاح بیٹے کے ہاتھ میں ہے۔ بھائی کی اصلاح بھائی کے ہاتھ میں ہے۔ بیوی کی اصلاح خاوند کے ہاتھ میں ہے اور ماں کی اصلاح بیٹوں کے ہاتھ میں ہے۔ اگر تم اس طریق کو استعمال کرو تو چند دن نہیں بلکہ ایک گھنٹہ کے اندر اندر ساری قوم کی اصلاح ہو سکتی ہے۔ لیکن اگر تمہارا دوست دیکھتا ہے کہ وہ بددیانتی کرے گا تو تم اس پر پردہ ڈالو گے اور جھوٹ بولو گے تو تم اس کو بھی تباہ کرتے ہو اور آپ بھی تباہ ہوتے ہو۔

ضروری اعلان برائے طلباء و طالبات

آپ کو کوئی تعلیمی مسئلہ تو درپیش نہیں؟ اس سلسلہ میں نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ ربوہ سے رابطہ کریں۔

(ناظر تعلیم)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تعارف ـــــ عبدالباسط شاہد

جو دِل پہ گزرتی ہے

مذکورہ عنوان کتاب کے مصنف جناب راجا نصر اللہ خان ایک تجربہ کار و ہنرمند استاد ہیں جنہیں اندرون و بیرون ملک تدریس کا وسیع تجربہ حاصل ہے اور جہاں بھی وہ رہے اپنے خلوص اور ہمدردی کی وجہ سے اپنے شاگردوں اور ساتھی اساتذہ میں برابر مقبول و محترم رہے۔ زیر نظر کتاب ۴۵۰ سے زیادہ صفحات پر مشتمل ایسی کتاب ہے جسے پڑھنے کے بعد یہ احساس ضرور ہوتا ہے کہ ہم نے ایک ایسی کتاب کا مطالعہ کیا ہے جس کی افادیت سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔

اس کتاب میں دینیات سے متعلق بعض بنیادی اہمیت کے مضامین ہیں۔ نظام تعلیم کے متعلق بعض بہت ضروری مضامین شامل ہیں۔ مصنف خود ایک تجربہ کار استاد ہیں لہٰذا اس سلسلہ میں ان کے مضامین میں بہت گہرائی پائی جاتی ہے۔ آپ نے محکمہ تعلیم کے افسروں کا رویہ۔ درسگاہوں کا ماحول۔ امتحان کا غلط طریق۔ مضامین کا غلط انتخاب۔ غیر مستحق طلباء کی فیس کی معافی اور مستحق طلباء کا اس رعایت سے استفادہ نہ کر سکنا۔ اساتذہ کی عزت نفس قائم کرنے کے مواقع و ذرائع کا فقدان طلبہ کا غیر ذمہ دارانہ رویہ وغیرہ مسائل پر گفتگو کی ہے۔

اساتذہ کے متعلق اپنے دلی تاثرات بیان کرتے ہوئے آپ لکھتے ہیں:۔

"اس میں کسی کو شک نہیں کہ ہمارا موجودہ نظام تعلیم کئی پہلوؤں سے ناقص اور غیر مؤثر ہے اور اس کی ذمہ داری صرف ارباب محکمہ تعلیم پر ہی عائد نہیں ہوتی اس میں من حیث المجموع سبھی شریک ہیں۔ اساتذہ و طلبہ بھی اور والدین و حکومت بھی۔ اساتذہ کے طبقہ کو لیجئے۔ سکولوں کے سربراہوں کی اکثریت ایسے اساتذہ پر مشتمل ہے جو خود بے قاعدہ اور بے اصول ہیں اور صحیح ایماندار اور سچے اساتذہ کے ساتھ کام کرنے کی بجائے دھڑے بندیوں اور مفاد پرستیوں میں زیادہ دلچسپی لیتے ہیں۔ ایسے اساتذہ بھی ہیں جو دوسرے محکموں میں جانے کے لئے یہاں تازہ دم ہوتے آتے ہیں۔ بعض وسائل کی کمی کی وجہ سے ترقی کا راستہ مسدود پا کر مجبوراً اس محکمہ سے منسلک ہو جاتے ہیں تاکہ مزید تعلیم و ترقی کا سامان کر سکیں۔ ایسے بھی ہیں جو اس پیشہ کو صرف اس لئے اختیار کرتے ہیں کہ آرام کی زندگی بسر ہوتی ہے اور حسب خواہش ٹیوشنوں نذرانوں اور جرمانوں کا کاروبار چمکایا جا سکتا ہے۔ بعض احباب اپنی مدت ملازمت پوری کرنے کے بعد تعلیم و تدریس کو بڑھاپے کا سہارا بنا لیتے ہیں۔ لیکن اس میدان میں ایسے اساتذہ کی بھی کمی نہیں جو خلوص دل سے اس پیشے کو اختیار کرتے ہیں" ص ۴۶

ٹیوشن کے موجودہ بڑھتے ہوئے رجحانات کے متعلق آپ کا خیال ہے کہ:

"اگرچہ اس مادی دور میں ٹیوشن کے خلاف لکھنا کسی بھی لحاظ سے سود مند معلوم نہیں ہوتا لیکن قومی جذبے اور انصاف کا تقاضا یہی ہے کہ ٹیوشن کے بداثرات کو ظاہر کیا جائے۔ میرا یہ ذاتی مشاہدہ ہے کہ جو طلبہ ٹیوشن رکھتے ہیں ان میں سے اکثر نالائق۔ توجہ سے عاری اور احساس سے خالی ہوتے ہیں اس کی وجہ صاف ظاہر ہے۔ ٹیوشن رکھنے والے طلبہ عموماً امیر والدین کے بچے ہوتے ہیں انہیں اپنے والدین کے پیسے کی قدر ہی نہیں ہوتی اور پھر یہ احساس عام ہو رہا ہے کہ ٹیوشن رکھنے کا مطلب پاس ہونے کی گارنٹی حاصل کرنا ہے اور اکثر اوقات یہی ہوتا ہے کہ ٹیوشن پڑھانے والے حضرات اس دباؤ کے تحت آ جاتے ہیں کہ جب وہ طلبہ سے زائد پیسے وصول کر رہے ہیں تو کسی نہ کسی طرح انہیں کامیاب ضرور ہونا چاہیئے خواہ اس میں اصول اور انصاف کا خون ہی ہو۔ اسی طرح اکثر ٹیوشن پڑھانے والے بھی اس فرض سے غافل ہو جاتے ہیں یعنی ان کا مطمح نظر طلبہ کی علمی ترقی کی بجائے انہیں کسی طرح پاس کرنا ہوتا ہے۔ اور ٹیوشن پڑھنے والے بھی محنت۔ احساس اور توجہ سے کنارہ کشی اختیار کر لیتے ہیں۔ اکثر والدین بھی اس نسخہ کو استعمال کرنے کے عادی ہوتے جا رہے ہیں۔ انہیں اپنے بچے کی قابلیت سے تعلق کم ہوتا ہے اور اس کی ٹیوشن اور کسی طرح پاس ہونے کی فکر زیادہ ـــــ" ص ۵۲

ضرورت سیاسی بمقابلہ ضرورت شعری کے عنوان سے لکھنو کے مشہور ماہنامہ الفرقان میں بانی پاکستان کے ایک نئے رتبے کی دریافت، مولانا عتیق الرحمٰن سنبھلی کے مضمون کا مدلل اور دلچسپ جواب ہے جس سے قائداعظم کے کردار اور اسلامی خدمات کے بہت حسین پہلو نمایاں ہوتے ہیں۔

فلسطینیوں کے جذبہ حریت اور قربانی کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے ۱۹۷۰ء میں چھپنے والی جی شیلنڈ کی کتاب کا ملخص و ترجمہ۔ اسی طرح "روداد چمن" کے عنوان سے فلسطین کے متعلق ایک معلومات آفریں مضمون بھی شریک اشاعت ہے۔

شخصیات کے عنوان میں جہاں حضرت چوہدری ظفر اللہ خاں جیسے عظیم مایہ ناز فرزند کا ذکر ہے وہاں ۱۹۶۵ء کے معرکہ حق و باطل کے ایک جیالے سیسل چوہدری کو بھی بچپن کی یادوں کے حوالے سے خراج تحسین پیش کیا گیا ہے۔ اسی طرح اس میں ایک ایسے قابل فخر سپاہی کا بھی تعارف و تذکرہ ہے جس کی شادی ۶ ستمبر ۱۹۶۵ء کو ہونے والی تھی مگر وہ ٹھیک اسی روز ناموس وطن پر قربان ہو کر امر ہو گیا۔

بعض شہرہ آفاق سدا بہار قسم کی کتابوں کی تلخیص و ترجمہ اس کتاب کی امتیازی خصوصیت ہے۔

مشہور فرانسیسی مصنف JEAM PELEGRI کی کتاب OLIVE TREES OF JUSTICE کا ترجمہ "درد بھرے زیتون" کے نام سے دیا گیا ہے۔ یہ کتاب الجزائر کے جہاد حریت کے پس منظر کو سمجھنے میں بہت راہنمائی کرتی ہے۔

مشہور امریکی مصنف ایلکس ہیلے کی شہرہ آفاق تصنیف ROOTS کا ترجمہ "خون صد ہزار انجم" کے نام سے اس کتاب کی افادیت میں چار چار چاند لگا رہا ہے۔ اس درد بھری حقیقت افروز کتاب کی اہمیت و اثر انگیزی کا اندازہ اس امر سے ہو سکتا ہے کہ ۱۹۷۶ء میں یہ کتاب شائع ہوئی اس وقت سے اب تک اس کے دنیا کی قریباً ہر مشہور اور قابل ذکر زبان میں ترجمے ہو چکے ہیں اور لاکھوں کی تعداد میں فروخت ہو چکی اور کروڑوں افراد نے T.V ڈراموں کی صورت میں اسے دیکھا۔

اس کتاب سے مظلوم افریقی آبادیوں پر انسانی حقوق کے نام نہاد علمبردار سفید فام امریکیوں کے رونگٹے کھڑے کر دینے والے ظلم و استبداد کا پتہ چلتا ہے۔

اس کتاب کے مصنف نے اس تصنیف کی خاطر بارہ سال میں پانچ لاکھ میل کا سفر اختیار کیا۔ کئی ملکوں کی تاریخ کھنگالی۔ سرکاری ریکارڈ کا مطالعہ کیا اور انتہائی جدوجہد اور تحقیق و جستجو کے بعد ان لرزہ خیز واقعات سے دنیا کو آگاہ کیا۔

ایک اور مشہور مصنف JOHN LE CARRE کی معرکۃ الآراء کتاب THE LITTLE DRUMMER GIRL کا ترجمہ شمع بجھ کر رہی کے عنوان سے کیا گیا ہے۔ اس کتاب میں اسرائیلیوں کے ظلم و بربریت اور فلسطینی مہاجرین کے کیمپوں پر ان کی اندھا دھند بمباری، لبنان میں فلسطینی عوام پر ظلم و ستم اور ان کے بے دریغ قتل عام کا تذکرہ بڑی محنت و کاوش سے کیا گیا ہے۔ "عرب نیوز" کے مطابق صرف امریکہ میں اس کتاب کے چار لاکھ پچاس ہزار نسخے شائع ہو چکے ہیں۔

مادام کیوری۔ مخالف حالات میں ایک غریب مگر صاحب عزم و ہمت خاتون کی جہد مسلسل کی داستان جس نے ایک کچے اور بوسیدہ کمرے میں کام کرتے ہوئے دنیا کو اپنی نہایت کارآمد سائنسی تحقیق سے حیران کر دیا۔ جس نے نہ صرف ڈاکٹریٹ کی اعزازی ڈگری حاصل کی بلکہ دو دفعہ نوبل انعام حاصل کرنے والی پہلی خاتون ہونے کا اعزاز حاصل کیا۔

ان کے حالات ان کی بیٹی کی تالیف سے اخذ کر کے شریک اشاعت کئے گئے ہیں۔

شیکسپیئر کے مشہور عالم ڈرامہ MACBETH کا ترجمہ "اک روز مکافات عمل دیکھو گے" کے نام سے شامل ہے۔ شیکسپیئر کا نام ہی اس بات کی کافی ضمانت ہے کہ یہ ایک معیاری اور سبق آموز ڈرامہ ہے۔

نیویارک کے ایک مشہور ادیب AVERY CORMAN کی کتاب KARMER VERSUS KARMER کا ترجمہ "دل مقابل دل" کے نام سے کیا گیا ہے۔ بقول مترجم یہ کتاب ایک دل گداز اور رقت انگیز کہانی ہے جو ایک چھوٹے سے ہنستے کھیلتے کنبے کی اچانک دلدوز المیے سے دوچار ہونے کی دکھ بھری تفصیلات بیان کرتی ہے اس کہانی سے ظاہر ہوتا ہے کہ ماں جیسی پوتر اور سہاگن جیسی خوبصورت شخصیت بھی جب غلط سوچ کا شکار ہو جاتی ہے تو بات اتنی دور تک پہنچ سکتی ہے کہ ممتا جیسا ابدی رشتہ و جذبہ اور تسلیم و رضا جیسا قیمتی اور پیارا جوہر بھی کرچی کرچی ہو کر رہ جائے اور ایک رات میں بسا بسایا

باقی صـ ۵ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گناہوں سے بچنے کا طریق

زبان کی حفاظت

انسان کو اللہ تعالیٰ نے دوسری مخلوقات پر فوقیت بخشی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ خدا نے اسے بیان کی طاقت عطا کی ہے۔ وہ اپنے دل کے خیالات اور جذبات کا اظہار اپنی زبان سے کرتا ہے اور اسی وجہ سے اسے اشرف المخلوقات کہا گیا ہے اور یہ بھی سچ ہے کہ انسان پر بہت سی مصیبتیں بھی اسی زبان ہی کی وجہ سے آتی ہیں۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ زبان کی حفاظت کرو کیونکہ زیادہ تر بلائیں انسان پر زبان کی وجہ سے ہی نازل ہوتی ہیں۔ حقیقت میں اگر دیکھا جائے تو معلوم ہوگا کہ دنیا میں بیشتر جھگڑے اور لڑائیاں زبان کی لغزش کی وجہ سے ہوتی ہیں اور یہی لغزش بے شمار فتنوں کا باعث بن جاتی ہے۔ کہتے ہیں کہ تلوار کا زخم تو مندمل ہو جاتا ہے مگر زبان کا زخم مندمل نہیں ہوتا۔ یہ دل پر لگتا ہے اور ہمیشہ ہرا رہتا ہے۔ اس لئے سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ زبان ہی تو ہے جس کی لغزشوں کی وجہ سے لوگ اوندھے منہ جہنم میں گرائے جائیں گے۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ جس شخص کی زبان اس پر حکمران ہو وہی اس کی ہلاکت اور موت کا فیصلہ کرتی ہے۔ حضرت رابعہ بصری عارفہ تھیں۔ کہتے ہیں کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث کو سن کر اور اس نصیحت کو اہم جان کر اپنے لفظوں میں گفتگو کرنا ہی چھوڑ دیا تھا۔ آپ قرآنی آیات کے سوا کوئی اور کلمہ زبان سے نہ نکالتی تھیں۔ ایک بار حضرت عبداللہ بن مبارک نے اس کی وجہ دریافت کی تو فرمایا کہ کیا آپ نے یہ آیت قرآن میں نہیں پڑھی کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے الفاظ کو ریکارڈ کرنے والی اور نگران گارڈ ہر انسان پر متعین کی گئی ہے۔ یہ حقیقت ہے کہ اگر زبان پر قابو رکھا جائے اور کوئی ناروا اور دل آزار بات منہ سے نہ نکالی جائے تو انسان امن میں رہتا ہے۔ مشہور ہے کہ پاؤں کی لغزش سے زبان کی لغزش زیادہ خطرناک ہوتی ہے۔ زبان کی چھری سے جو زخم لگتا ہے وہ زیادہ گہرا ہوتا ہے اور آسانی سے نہیں مٹتا۔ انسان اس کو برسوں اپنے دل میں پالتا رہتا ہے۔ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ فرماتے ہیں کہ تم زبانوں پر حکمرانی کرو ایسا نہ ہو کہ زبانیں تم پر حکمرانی کریں اور منہ سے اناپ شناپ بولتے رہو۔ نفسیات کی رو سے دیکھا جائے تو معلوم ہوگا کہ انسان اپنی زبان سے درشت کلمات اس وقت نکالتا ہے جب اس کو کسی پر غصہ آتا ہے۔ غصہ کی وجہ چاہے کچھ ہو وہ اپنی زبان سے غصہ کا اظہار کر کے انتقام لینا چاہتا ہے۔ وہ اس سے اپنے نفس کو تسکین دیتا ہے مگر وہ نہیں سمجھتا کہ میں اس جوابی کارروائی سے کتنا عظیم نقصان برداشت کر رہا ہوں اور اس کے نتائج کتنے دور رس ہوں گے اور نہ جانے کتنے جھگڑوں اور فساد کا باعث ہوں گے۔ اگر وہ تحمل اور بردباری سے کام لیتا تو کتنی زحمتوں سے بچ جاتا۔

پس عفو و درگذر کی صفت کو اگر انسان اپنے اندر پیدا کرنے میں کامیاب ہو جائے اور ہر اس معاملے کو جو اپنے مفاد یا وقار کے خلاف دیکھے صبر کر کے برداشت کر لے اور اپنے منہ سے کوئی ناشائستہ کلمہ نہ نکالے اور معاملہ حوالہ بخدا کر دے تو نہ صرف خدا تعالیٰ کے ہاں اجر عظیم کا مستحق ٹھہرے گا بلکہ لوگوں کی نظر میں بھی اس کا وقار بلند ہو جائے گا۔ کیونکہ جس وقار کی بحالی کے لئے وہ اپنی زبان کھولتا ہے وہ اس سے بحال نہیں ہوتا۔ بلکہ درشت زبان استعمال کر کے الٹا ذلیل ہو جاتا ہے پس عفو و درگذر یا دوسروں کی چھوٹی چھوٹی کوتاہیوں سے اغماض کرنا بے عزتی نہیں بلکہ عین عزت و شرف ہے۔ یہ صفت اللہ تعالیٰ کو بہت پسند ہے۔

پس عفو و درگذر اللہ تعالیٰ کی ایک عظیم صفت ہے اور اگر بندہ اس صفت پر عمل کر کے اپنی زبان قابو میں رکھے اور انتقام نہ لے تو اللہ تعالیٰ کا مقرب بن جائے۔ انسان دنیا میں اس لئے آیا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کر لے مگر اس کی راہ میں بہت سی رکاوٹیں ہیں۔ جن میں ایک بہت بڑی روک زبان کا ناجائز استعمال ہے۔ جس طرح اللہ تعالیٰ نکتہ نواز ہے اسی طرح نکتہ گیر بھی ہے۔ ایک ناروا اور گستاخی کا کلمہ نکالنے سے اللہ تعالیٰ انسان کے تمام عمل ضائع کر دیتا ہے اور پھر اس کی ناراضگی سے اسے کوئی چیز بچا بھی نہیں سکتی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ میں نے دوزخ میں عورتیں زیادہ دیکھی ہیں۔ ایک عورت نے دریافت کیا کہ حضور اس کا سبب کیا ہے۔ فرمایا عورتیں اپنی بد زبانی کی وجہ سے جہنم میں زیادہ جائیں گی۔ کیونکہ وہ اپنے خاوندوں کے احسانات کی ناشکری کرتی ہیں اور جب بھی کوئی بات ہو تو کہہ دیتی ہیں کہ میں نے کبھی تیرے گھر میں سکھ نہیں پایا۔ حالانکہ اس کے خاوند نے اس کو خوش رکھنے میں کوئی دقیقہ بھی فروگذاشت نہ کیا ہو۔

غرض زبان اللہ تعالیٰ کے احسانات میں سے ایک زبردست احسان ہے اور اسی سے ہی اس کا شرف ہے۔ اسی زبان سے انسان اللہ تعالیٰ کی سپاس گذاری کر کے اس کی خوشنودی حاصل کر سکتا ہے لیکن اسی زبان کی وجہ سے مورد عذاب بھی بن جاتا ہے اور ناپسندیدہ کلمات کے سبب اپنے کئے کرائے پر پانی پھیر دیتا ہے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ کہ جو شخص دو اعضاء کو اپنے قابو میں رکھے گا میں اس کی جنت کا ضامن ہوں۔ ان میں سے ایک زبان ہے۔ پس ہم سب کو اس کا خیال رکھنا چاہیئے کہ کہیں زبان کی لغزش ہمارے لئے مصیبت کا باعث نہ بن جائے۔ جب کبھی نفس کی طرف سے غصہ کی آگ بھڑکے اور زبان سے اس کے اظہار کی نوبت آئے تو ہمیں سوچنا چاہیئے کہ کہیں یہ عمل ہمیں اللہ تعالیٰ کے عتاب کا مورد نہ بنا دے زبان قابو میں رکھو۔ کھڑے ہو تو بیٹھ جاؤ۔ پانی پی کر غصہ کی آگ کو ٹھنڈا کرو۔ اس مقام کو چھوڑ دو۔ استغفار پڑھو۔ اللہ تعالیٰ سے مدد چاہو۔ اگر غصہ کے وقت زبان کھل گئی تو حالات بگڑ جائیں گے اور ان کی اصلاح مشکل سے ہو سکے گی۔ کیونکہ جب غصہ آتا ہے تو عقل رفوچکر ہو جاتی ہے۔ بزرگوں نے کہا ہے کہ خاموشی سے پیدا ہونے والی خرابی کا تدارک تو آسان ہے مگر گفتگو سے جو خرابی پیدا ہوتی ہے۔ اس کا ازالہ مشکل ہے۔ لہٰذا خاموشی غصہ کا بہترین علاج بھی ہے۔ اس بات سے کسی کو انکار نہیں کہ ہماری روحانی ترقی میں سب سے بڑی رکاوٹ بھی زبان کی لغزش ہے جس کا ارتکاب ہم سے بار بار ہوتا ہے۔ اگر ہم نے اللہ تعالیٰ کی جماعت میں داخل ہو کر اپنی اصلاح نہ کی اور پاک تعلیم پر عمل نہ کیا اور اللہ تعالیٰ کو راضی نہ کر سکے تو ہم سے زیادہ بدنصیب اور کون ہوگا۔ ہماری اصل تعلیم تو یہ ہے۔ کہ

گالیاں سن کر دعا دو پا کے دکھ آرام دو
کبر کی عادت جو دیکھو تم دکھاؤ انکسار

پھر فرمایا۔ کسی سے جھگڑا نہ کرو زبان بند رکھو۔ گالیاں دینے والے کے پاس سے چپکے سے گذر جاؤ۔ گویا سنا ہی نہیں اور ان لوگوں کی راہ اختیار کرو جن لوگوں کے لئے قرآن شریف نے فرمایا ہے کہ جب وہ لغو کے پاس سے گذرتے ہیں تو اپنے وقار کے ساتھ گذرتے ہیں۔ جس قدر فروتنی اور تواضع کرو گے اسی قدر اللہ تعالیٰ تم سے خوش ہوگا۔ (کشتی نوح)

غرض یہ بات مسلمہ ہے کہ انسان غصہ میں ناشائستہ باتوں کے ارتکاب کرنے کے بعد سخت شرمندہ اور نادم ہو جاتا ہے اور اپنے آپ کو ملامت کرتا ہے۔ روتا ہے اور استغفار بھی کرتا ہے اور دل میں کہتا ہے کہ کاش ایسے حالات پیدا نہ ہوتے۔ یہ جرم مجھ سے سرزد نہ ہوتا۔ مگر جو بات ایک بار زبان سے نکل جائے وہ واپس نہیں آ سکتی۔ اپنا اثر دلوں پر چھوڑ جاتی ہے۔ اسی لئے بزرگوں نے کہا ہے کہ کوئی بات ایسی زبان سے نہ نکالو جس کے لئے بعد میں معذرت کرنی پڑے۔ اگر انسان زبان پر قابو پالے اور ناشائستہ اور ناروا بات منہ سے نہ نکالے تو خدا کے غضب سے بچ جائے اور اس کا دین اور دنیا بھی سنور جائے کیونکہ دین حق کی نظر میں معزز اور مکرم وہی ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے مخلوق خدا محفوظ رہے۔ اس برائی سے بچنے کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ ہر روز صبح اٹھ کر یہ تہیہ کر لیا جائے کہ آج کے دن میں کسی کو ناراض نہ کروں گا۔ نہ زبان سے اور نہ کسی اور عمل سے خواہ کچھ ہو جائے خواہ اپنا مفاد بھی چھوڑنا پڑے اور اس عہد کو پوری طرح نبھا دے۔ چند دنوں کی کوشش سے اللہ تعالیٰ کی طرف سے توفیق مل جائے گی۔ اور نفس مغلوب ہو جائے گا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو نفس کی برائیوں سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے

(مصباح)

بقیہ : صـ۴ سے آگے

گھر سُونا ہو جائے :- صـ۳۵ھ

ان تراجم کی زبان سلیس و شگفتہ ہے تاہم بعض مقامات پر یہ احساس ضرور ہوتا ہے کہ بعض حسین گوشے تلخیص کے تیشے کی نذر ہو گئے ہیں۔ یہ غالباً ایسی مجبوری ہے جس کا اندازہ تلخیص کی دشوار گذار وادی کا کوئی رہرو ہی کر سکتا ہے۔

مضامین اور کتب کا انتخاب قابل قدر اور مفید ہے۔ کتاب کے شروع میں ہمارے مشہور ادیب، صحافی و شاعر جناب ثاقب زیروی کے مخصوص انداز میں ایک خوبصورت "پیش رس" بھی دعوت مطالعہ دے رہا ہے۔

کتاب پر قیمت درج نہیں ہے تاہم CLASSIC 42 - THE MALL LAHORE سے حاصل کی جا سکتی ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مبارک احمد وڑائچ ۔ سرگودہا

حضرت چوہدری فتح خانصاحب

میرے پیارے دادا جان حضرت چوہدری فتح خانصاحب نمبردار نے حضرت امام جماعت (الثانی) کے ہاتھ پر بیعت کی احمدیت کے ساتھ بے حد عشق تھا۔ قادیان میں ایک عالیشان مکان بنوایا۔ جس میں جلسہ سالانہ پر تمام عزیز و اقارب قیام پذیر ہوتے۔ دادا جان جلسہ سالانہ پر آنے والے مہمانوں کی خدمت کرتے دادا جان کا پرانا گاؤں شیخ پور وڑائچاں ضلع گجرات تھا ۱۹۰۱ء میں دادا جان وہاں سے منتقل ہو کر چک ۷۸ جنوبی تحصیل و ضلع سرگودہا میں آگئے جہاں ان کو دو مربع رقبہ گھوڑی پال ملا۔ اس کے علاوہ دادا جان کو چک نمبر ۷۸ جنوبی کا نمبردار مقرر کیا جس کی وجہ سے ایک مربع رقبہ اضافی ملا۔ دادا جان علاقے کے معزز اور خوش لباس وضع دار آدمی تھے۔

دادا جان حضرت امام جماعت الثانی (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے) کے دوست تھے۔ جب بھی ضلع سرگودہا میں الیکشن کی کوئی مہم چلتی تو حضور دادا جان کو خاص طور پر ربوہ بلواتے اور مشورے لیتے اور ضلع سرگودہا کے متعلق دادا جان کے مشورہ سے فیصلہ کرتے۔ دادا جان کی جماعت احمدیہ سے عشق اور سچائی کی مثالیں ہیں جو کہ قارئین کے لئے مشعل راہ ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ میرے پیارے دادا جان ضلع سرگودہا میں احمدیت کا روشن ستارہ تھے۔ دادا جان حضرت مرزا عبدالحق صاحب کے بہترین دوست تھے۔ اب بھی جب حضرت مرزا صاحب سے کسی کام کے سلسلہ میں جائیں تو وہ دادا جان کا نام لے کر خوش ہوتے ہیں۔ اور ان کی زندگی کی کوئی نہ کوئی بات سنا کر تسکین حاصل کرتے ہیں۔

دادا جان حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے حکموں کی بڑی باریکی سے پابندی کرتے تھے۔

حضرت امام جماعت کی ہر جاری ہونے والی تحریک پر فوری عمل کرتے اور کسی بھی تحریک کو ہاتھ سے نہ جانے دیتے جس میں حصہ نہ لیتے۔

لازمی چندہ جات کی پابندی کا یہ عالم تھا کہ جب بھی ہمارا کنوؤں کا باغ بکتا تو بیعانہ ملتے ہی میرے والد صاحب کو حکم دیتے کہ بیٹا سب سے پہلے اس بیعانہ سے ربوہ پہنچ کر چندہ جمع کروا آؤ۔ میرے والد صاحب کو بھی یہ شرف حاصل ہے کہ انہوں نے بھی اپنے والد یعنی دادا جان کے کسی حکم کو نہیں ٹالا اور فوراً تعمیل کی ہے۔ دادا جان تہجد کے پابند تھے۔ پچھلی عمر میں دمہ کی بیماری لاحق ہو گئی کبھی کبھی سخت دورہ پڑتا لیکن جب بھی ذرا افاقہ ہوتا تو نماز "بیت" میں ادا کرتے۔

دادا جان کی سچائی کا ایک دلچسپ اور بے مثال واقعہ قارئین کی خدمت میں پیش کرتا ہوں۔ دادا جان کا ایک بھائی تھا وہ چوروں کا دوست بنا ہوا تھا۔ چور اکثر اس کے پاس لوگوں کی بھینسیں اور بیل چرا کر چھوڑ جاتے تھے۔ ایک دن چور پکڑے گئے جب پولیس نے ان کو مار دھاڑ کی تو چوروں نے کہا ایک بیل ہم نے چک ۷۲ جنوبی کے ایک چوہدری صاحب کو دیا ہوا ہے۔ پولیس کا تھانیدار اور بیل کے مالک ہمارے گاؤں میں آگئے۔ دادا جان چونکہ گاؤں کے نمبردار تھے اس لئے سرکاری افسر نمبردار صاحب کی بیٹھک پر ہی آتے تھے۔ دادا جان کے بھائی کو تھانیدار نے بلایا پولیس کا سن کر سارا گاؤں اکٹھا ہو گیا۔ جب تھانیدار نے دادا جان کے بھائی کو پوچھا کہ آپ کے پاس چوری کا بیل ہے تو اس نے صاف انکار کر دیا۔ اور کہا کہ یہ سارے گاؤں کے لوگ بیٹھے ہیں ان سے پوچھ لیں میرا گھر کا پرورش شدہ بیل ہے۔ گاؤں والے چونکہ ان کے رعب اور دبدبے سے ڈرتے تھے سب نے یک زبان ہو کر کہا جی ہاں یہ بیل چوہدری صاحب کا اپنا ہے اور گھر کا پرورش شدہ ہے۔ دادا جان خاموش بیٹھے سب کچھ سن رہے تھے دادا جان کی سچائی پورے ضلع میں مشہور تھی۔ بیل کے اصل مالکوں کو بھی پتہ تھا کہ چک ۷۸ جنوبی کے نمبردار صاحب نے کبھی جھوٹ نہیں بولا۔ جب تھانیدار کو اندازہ ہوا کہ سارے لوگ ڈر کے مارے جھوٹ بول رہے تھے تو مالک نے کہا کہ تھانیدار صاحب نمبردار بہت سچے آدمی ہیں ان سے فیصلہ کروائیں۔ تھانیدار نے دادا کے بھائی کو کہا کہ اگر نمبردار سے پوچھ لیں تو ٹھیک ہے۔ انہوں نے کہا پوچھ لیں۔ جب دادا جان سے تھانیدار نے پوچھا کہ کیوں چوہدری صاحب یہ بیل آپ کے بھائی کا ہے تو دادا جان نے صاف اور سچ کہہ دیا کہ اس کے پاس تو چند سالوں سے گائے کوئی نہیں اس نے بیل گھر کا کیسے پال لیا یہ چوری کا بیل ہے اس کا نہیں ہے۔ اس پر تھانیدار بہت خوش ہوا اور کہنے لگا چوہدری صاحب جیسا سنا تھا ویسا ہی پایا ہے۔ خدا کی قسم اگر آپ احمدی نہ ہوتے تو میں آپ کی بیعت کر لیتا۔

دادا جان بڑے نڈر تھے انہوں نے بلا جھجک کہا اگر میں احمدی نہ ہوتا تو میں بھی ان جھوٹوں کے ساتھ ہوتا۔ یہ خدا کے فضل سے احمدیت کی برکتیں ہیں کہ میں سچ پر قائم ہوں۔ اس پر تھانیدار نے کہا کہ میں آپ کے سچ کا احترام کرتے ہوئے آپ کے بھائی کو گرفتار نہیں کرتا۔ میرے دادا جان نے ساری عمر رشوت نہیں دی اور اس حدیث پر ہمیشہ قائم رہے کہ (رشوت دینے والا اور لینے والا دونوں جہنم میں جائیں گے) اس کی ایک مثال پیش کرتا ہوں ایک دفعہ ایک تحصیلدار صاحب ہمارے دادا جان کی مہمان نوازی سے خوش ہو کر کہنے لگا چوہدری صاحب آپ ہماری بہت خدمت کرتے ہیں میرا جی چاہتا ہے کہ میں بھی کسی صورت آپ کو کوئی صلہ دے جاؤں آپ صرف دو ٹین گھی اکٹھا کر لیں میں کمشنر صاحب کو پیش کر کے سرگودہا شہر سے ملحقہ دو مربع رقبہ الاٹ کر دیتا ہوں۔ اس پر دادا جان نے جواب دیا کہ میں نے رشوت لینے اور دینے کی قسم کھائی ہوئی ہے لہٰذا میں ہر وقت اپنے رب سے رزقِ حلال مانگتا ہوں۔ خدا کا دیا بہت کچھ ہے یہ سن کر تحصیلدار صاحب بہت حیران ہوئے۔ دادا جان کی ایک مثال جس سے دادا جان کا جماعت سے عشق ظاہر ہوتا ہے، لکھ کر اس مضمون کو ختم کرتا ہوں۔ یہ اس وقت کا واقعہ ہے جب ہمارے ملک میں جرگہ سسٹم کا قانون بنا ہوا تھا۔ ایک دن جرگہ کا ایک ممبر جو کہ ہمارے گاؤں کے ساتھ والے گاؤں کا رہنے والا تھا جس کا نام خان محمد کلیار ہے، ہمارے گاؤں آیا اور وہ ایک دوسرے آدمی کو مل کر دادا جان کو ملنے آنے لگا۔ بعض دوسرے لوگوں نے چوکیدار کو کہا کہ جاؤ چارپائیاں بچھاؤ۔ خان محمد صاحب ملنے آ رہے ہیں چوکیدار جا کر چارپائیاں بچھانے لگا تو دادا جان نے پوچھا کہ تو اب چارپائیاں کس لئے بچھا رہے ہو۔ وہ کہنے لگا کہ خان محمد کلیار آپ کو ملنے آ رہا ہے اس لئے بچھا رہا ہوں۔ دادا جان نے کہا کہ چارپائیاں مت بچھاؤ کیونکہ خان محمد نے سرگودہا والی بیت الذکر بنانے میں ہماری جماعت کی مخالفت کی ہے اور بیت الذکر کا پلاٹ الاٹ ہونے میں رکاوٹ ڈال رہا ہے۔ اس لئے میں اس کو قطعاً نہیں ملنا چاہتا اس کو جا کر کہہ دو بالکل مجھے ملنے نہ آئے۔ اس پر وہ جا کر اس کو روک آیا اور دادا جان اس کو نہ ملے۔ انہوں نے دین کو دنیا پر ہمیشہ مقدم رکھا اور احمدیت کے لئے ہر قربانی کے لئے ہر وقت تیار رہتے تھے۔ وہ ہمیشہ یہ کہتے تھے کہ دنیا والے ہمارا کچھ نہیں بگاڑ سکتے ہمارا خدا ہمارے ساتھ ہے۔ اتنا توکل تھا کہ کسی بھی معاملہ میں بالکل نہ گھبراتے اور خدا سے دعا کرتے ان کی ایک مثال یہ بھی ہے کہ انہوں نے ساری زندگی کسی بڑے آدمی یا سرکاری افسر کو ماتھے پر ہاتھ رکھ کر سلام نہیں کیا۔ ہمیشہ سلام کہتے۔ ساری زندگی کسی سے لالچ یا خوشامد نہیں کی۔ دادا جان نے ۹۲ سال عمر پائی۔ دادا جان خدا کے فضل سے موصی تھے۔ اور بہشتی مقبرہ میں دفن ہیں۔

قارئین سے درخواست ہے کہ دعا کریں کہ وہ اپنے فضل سے ہمیں یعنی ان کی نسل کو بھی ان بزرگوں کے نقشِ قدم پر چلائے۔

جامعہ احمدیہ میں داخلہ

ایسے احمدی طلباء جو اس سال میٹرک ایف اے۔ بی۔ اے اور ایم اے کا امتحان دے چکے ہیں یا دے رہے ہیں اور وہ زندگی وقف کر کے جامعہ احمدیہ میں اعلیٰ دینی تعلیم کے حصول کے خواہش مند ہیں وہ امتحان کے نتیجہ کا انتظار نہ کریں۔ بلکہ فوری طور پر اپنی درخواست مقامی جماعت کے امیر/صدر صاحب کی معرفت وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ کو بھجوا دیں تاکہ انٹرویو سے پہلے ان کے ضروری کوائف مکمل کئے جا سکیں۔

جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے انٹرویو میٹرک کے نتیجہ کے بعد ہوگا معین تاریخ کا اعلان جلد کر دیا جائے گا۔

وکیل الدیوان تحریک جدید۔ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شفیق احمد ابن نصیر احمد صاحب
احمد نگر ضلع جھنگ

روبینہ اسلام بنت ماسٹر عبدالسلام صاحب
ناصر آباد ۔ ربوہ

واقفین نَو

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ تمام واقفینِ نَو کو صحت و تندرستی کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے۔ اور وہ بڑے ہو کر خود اپنے آپ کو وقف کے لئے پیش کرنے کی سعادت حاصل کریں۔

ہاشم خان ابن عبدالباری خان صاحب
دارالنصر وسطی ۔ ربوہ

مدیحہ نورین بنت عبدالباری خان صاحب
دارالنصر وسطی ۔ ربوہ

طاہر اسلم ابن محمد اسلم صاحب
حسن پور ضلع خانیوال

طاہر احمد ابن کرامت حسین مختار صاحب
اورنگی ٹاؤن ۔ کراچی

محمد النصر ابن محمد سرور ابڑو صاحب
امیر ضلع لاڑکانہ

محمد بلال ابن محمد کامل صاحب
دارالبرکات ۔ ربوہ

مسعود الحسن ابن ملک میر معین جوئیہ صاحب
محلہ جوئیہ سرگودھا

خرم شہزاد ابن رانا حنیف احمد صاحب
فیکٹری ایریا ۔ ربوہ

عزیزہ نبیلہ محمود بنت محمود احمد صاحب
دارالیمن غربی ۔ ربوہ

فیضان محمود بٹ ابن محمود احمد بٹ صاحب
بدو ملہی ضلع سیالکوٹ

فرہاد طاہر ابن طاہر احمد خان صاحب
علی پور تحصیل کبیر والہ ضلع خانیوال

سید عمران احمد ابن سید سجاد احمد صاحب
دارالبرکات ۔ ربوہ

سعدیہ بشریٰ بنت راجہ محمد صادق صاحب
۱/۱۲ دارالبرکات ۔ ربوہ

عامر لطیف ولد عبدالوحید بشیر صاحب
شاہ کوٹ ضلع شیخوپورہ

نوید النصر ابن خلیل احمد صاحب
مرل ضلع سیالکوٹ

بہزاد احمد ابن حفیظ احمد صاحب
ناصر آباد ضلع مظفر گڑھ

ذفیرہ طاہر بنت طاہر احمد صاحب
دھیر کے کلاں ضلع گجرات

نوید احمد خان ابن کیپٹن نصیر احمد خان صاحب
عابد مجید روڈ ۔ لاہور کینٹ

ھبتہ الرحمٰن فوزیہ بشیر بنت ملک بشیر احمد
اعوان ۔ دارالیمن ربوہ

عطاء الغالب ابن عبدالواسع صاحب
نواب شاہ ۔ سندھ

محمد مبین ابن محمد اشرف صاحب
چک ۱۵۵ مراد ضلع بہاولپور

یاسر احمد بٹ ابن رفیق احمد بٹ صاحب
چک ۲۴۲ ضلع جھنگ

شہزاد احمد ابن ناصر احمد صاحب
مرل ضلع سیالکوٹ

طاہر عمران ابن مرزا برہان صاحب
باب الابواب ۔ ربوہ

انیس احمد ابن وسیم احمد صاحب
مرل ضلع سیالکوٹ

زبین احمد ابن نسیم احمد صاحب
مرالہ ضلع گجرات

عثمان احمد ابن ڈاکٹر انیس احمد صاحب
۶۳ ۔ عزیز پارک سرگودھا

آمنہ بشریٰ بنت ناصر احمد کھوکھر صاحب
مونگ تحصیل پھالیہ ضلع گجرات

محمد ساجد ابن محمد حفیظ صاحب
نو سمن آباد ۔ لاہور

فیضان مرزا ابن مرزا مجیب احمد صاحب
کیپٹال آفیسرز کالونی ۔ سرگودھا

منیر احمد خان ابن بیدار بخت خان صاحب
حلقہ سٹلائٹ ٹاؤن غربی راولپنڈی

روبینہ یٰسین بنت محمد یٰسین خان صاحب
انسپکٹر مال ۔ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

توسیع اشاعت الفضل

مندرجہ ذیل احباب و خواتین نے توسیع اشاعت کے لئے رقوم بھجوائی ہیں۔ قارئین دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔

۱۔ مکرم سیٹھ مسعود احمد خورشید صاحب ملتان شہر	۲۰۰۔۰۰
۲۔ مکرم چوہدری مبشر احمد صاحب گلگشت کالونی ملتان	۵۰۔۰۰
۳۔ مکرم ارشد مرزا صاحب ملتان	۴۰۰۔۰۰
۴۔ جماعت احمدیہ ۵/۳ ٹکڑہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ	۱۰۰۔۰۰
۵۔ مکرم محمد شریف صاحب پکا آنا	۵۰۔۰۰
۶۔ محترمہ عطیہ فتنولی صاحبہ ایبٹ آباد	۱۰۰۔۰۰
۷۔ محترمہ طاہرہ مبشر صاحبہ بیگم مولانا عبدالرحمٰن صاحب مبشر۔ ربوہ	۱۰۰۔۰۰
۸۔ مکرم رانا حبیب اللہ صاحب پسرور ضلع سیالکوٹ	۱۰۰۔۰۰
۹۔ مکرم مدثر احمد صاحب اعوان دارالصدر غربی ربوہ	۵۰۔۰۰
۱۰۔ محترمہ بسم اللہ بیگم صاحبہ اہلیہ رانا شیر بہادر صاحب ربوہ	۲۰۰۔۰۰
۱۱۔ مکرم میاں فضل محمد صاحب بریمیانوالے اسلام آباد	۵۰۔۰۰
۱۲۔ محترمہ اہلیہ ایم ایس جاوید صاحب بہاولپور	۱۰۰۔۰۰
۱۳۔ مکرم سید منور احمد صاحب رحمان پورہ لاہور	۵۰۔۰۰
۱۴۔ مکرم منور احمد صاحب بسراء ربوہ	۵۱۔۰۰
۱۵۔ مکرم ناصر احمد صاحب کوٹ عبدالمالک ضلع شیخوپورہ	۱۰۰۔۰۰
۱۶۔ مکرم عبدالسلام خانصاحب صدر جماعت احمدیہ خانقاہ ڈوگراں	۵۰۔۰۰
۱۷۔ مکرم گلزار صاحب قائد خدام الاحمدیہ خانقاہ ڈوگراں	۵۰۔۰۰
۱۸۔ مکرم ماسٹر محمد ابراہیم صاحب شاد صدر جماعت احمدیہ چک ۲۲۰ اچھور	۵۰۰۔۰۰
۱۹۔ مکرم چوہدری داؤد احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ سانگلہ ہل	۱۰۰۔۰۰
۲۰۔ مکرم رافع عالم صاحب ابن احمد عالم وسیم صاحب بذریعہ محمد یحییٰ صاحب حلقہ دارالذکر لاہور	۱۰۰۰۔۰۰
۲۱۔ محترمہ امۃ المتین صاحبہ اہلیہ مکرم مبشر احمد صاحب پال سیالکوٹ	۵۰۔۰۰
۲۲۔ محترمہ ساجدہ ایاز صاحبہ معرفت مکرم یوسف ایاز صاحب کھاریاں	۲۰۰۔۰۰
۲۳۔ محترمہ خالدہ مریم صاحبہ دارالعلوم وسطی ربوہ	۲۰۰۔۰۰
۲۴۔ محترمہ صدیقہ بیگم صاحبہ اہلیہ محترم چوہدری نذیر احمد صاحب ربوہ	۱۰۰۔۰۰
۲۵۔ مکرم ڈاکٹر محمد شفیع صاحب دارالنصر غربی ربوہ	۱۰۰۔۰۰
۲۶۔ محترمہ سعیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم رانا سعادت احمد خانصاحب	۱۰۰۔۰۰
۲۷۔ مکرم پروفیسر خلیل احمد صاحب دارالنصر غربی ربوہ	۵۰۔۰۰
۲۸۔ محترمہ فرخ تبسم صاحبہ بنت مکرم محمد فاروق صاحب دارالصدر شرقی۔ ربوہ	۱۰۰۔۰۰

سرکن دا اپھارہ

نیز دیگر امراضِ حیوانات مثلاً منہ کھر، زہر باد، سوزش پستان، فالج، مک، نتھنوں میں ناڑ وغیرہ پیدا ہونا، گل گھوٹو (خناق)، کنار دواہ۔

چیچک وغیرہ کیلئے کیوریٹو ادویات مندرجہ ذیل سٹاکسٹ سے کمپنی کے مقررہ نرخ پر حاصل کریں۔
(وٹرنری ڈاکٹرز فری لٹریچر و سیمپلز براہ راست کمپنی سے طلب کریں)

- لاہور: ـــــ پاکستان میڈیکوز۔ لوئر مال
- کراچی: ـــــ شہزاد میڈیکل سٹور۔ بھینس کالونی روٹ نمبر 5 لانڈھی
- فیصل آباد: ـــــ میاں شادی میڈیسن۔ گول امین پور بازار
- راولپنڈی: ـــــ جرمن ہومیو لیبارٹریز۔ بوہڑ بازار
- ملتان: ـــــ زکریا میڈیکل سٹور۔ بیرون لوہاری گیٹ
- رحیم یار خان: ـــــ رحمٰن میڈیکل سٹور۔ کچی منڈی لیاقت پور رحیم یار خان

کیوریٹو میڈیسن کمپنی (ڈاکٹر راجہ ہومیو) رجسٹرڈ

لاہور ـــــ کراچی

ہیڈ آفس ـــــ ربوہ ـــــ فون: ـــــ ۱۷۷، ۶۰۶

ملکی خبریں

○ جاپانی طالب علموں کو آخر کار ڈیڑھ ماہ تک ڈاکوؤں کی حراست میں رہنے کے بعد رہا کروا لیا گیا ہے۔ پولیس نے دعویٰ کیا ہے کہ ان کی رہائی کے لئے کوئی تاوان ادا نہیں کیا گیا۔ ڈاکوؤں نے طلباء کو مارا پیٹا ایک طالب علم کی حالت تشویشناک ہے۔

○ پاکستان کو امداد دینے والے کنسورشیم کا اجلاس پیرس میں ہو رہا ہے یہ پاکستان کو امداد دیئے جانے کے بارے میں امید کی آخری کرن تصور کی جا رہی ہے۔ پاکستان نے کنسورشیم کو ۳ء۱ ارب ڈالر کی امداد کی درخواست دی ہے۔ یہ قرضہ منظور ہو جانے کی صورت میں پاکستان پر قرضوں کا بوجھ ۱۹ ارب ڈالر تک پہنچ جائے گا۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ شریعت بل کا مقصد صرف عورت کی حکومت کا راستہ روکنا ہے۔ انہوں نے خبردار کیا کہ پیپلز پارٹی کی موجودگی کے بغیر اسمبلیوں کی کوئی حیثیت باقی نہیں رہے گی۔ انہوں نے کسی کا نام لئے بغیر اس امر پر افسوس کا اظہار کیا کہ آج ماضی کے ساتھی ان کے ساتھ نہیں رہے۔

○ آل پاکستان کلرکس ایسوسی ایشن کی اپیل پر ملک بھر میں کلرکوں کی ہڑتال ہوئی جلوس نکالے گئے۔ اور احتجاجی جلسوں کا انعقاد کیا گیا۔

○ وزیر اعلیٰ پنجاب نے کہا ہے کہ بلدیاتی انتخابات ستمبر سے دسمبر کے عرصے میں غیر جماعتی بنیادوں پر کروا دیئے جائیں گے۔

ANAM TRAVELS

آپ کا اپنا ادارہ ـــ انعم ٹریولز
دنیائے سفر میں ـــ ٹیلیفون و ٹیلیکس
آپ کے ہم سفر ـــ کی سہولت کیساتھ

ویزے کی معلومات اور خصوصی رعائتی ٹکٹوں کے حصول کیلئے نیز بیرونی ملک آپ کے سفر کیلئے ہماری مستعد خدمات آپ کیلئے ہیں۔ خدمت کا موقع دیجئے۔

۱۴۔ ڈی فیروز سنٹر (نزد طیاق) فضل حق روڈ
بلیو ایریا۔ اسلام آباد

ٹیلیفون: ۸۱۸۰۵۷، ۸۵۳۴۸۹
ٹیلیکس: ۵۴۵۹۲ TDISB

غیر ملکی خبریں

○ بنگلہ دیش میں حالیہ سمندری طوفان میں ۵۰ ہزار سے زائد افراد ہلاک ہونے کا خدشہ ظاہر کیا جا رہا ہے۔ بعض اطلاعات کے مطابق یہ پچھلے ۲۰ سال میں شدید ترین طوفان ہے جبکہ دیگر اندازوں کے مطابق یہ بنگلہ دیش کی تاریخ کا بدترین طوفان ہے۔ چھوٹے چھوٹے کئی جزائر تباہ و برباد ہو کر رہ گئے ہیں۔ وزیر اعظم محترمہ خالدہ ضیاء نے بین الاقوامی برادری سے امداد کی اپیل کرتے ہوئے کہا ہے کہ یہ تباہی بنگلہ دیش کے وسائل سے بہت زیادہ ہے۔ فوری طور پر سعودی عرب کے شاہ فہد نے امدادی سامان بھیجنے کا اعلان کیا ہے۔

○ بی بی سی نے بتایا ہے کہ صرف چٹاگانگ اور کاکسز بازار کے علاقوں میں ۲۵ ہزار افراد ہلاک ہوئے ہیں۔ ۵ ہزار سینڈک کے جزیرے میں اور اتنے ہی ایک اور جزیرے میں ہلاک ہوئے ہیں۔ ابھی تک ہزاروں افراد لاپتہ ہیں۔ امدادی سامان پہنچانے والوں کو ۲۳۵ کلو میٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے چلنے والی ہواؤں اور ۲۰ فٹ اونچی پانی کی لہروں کا مقابلہ کرنا پڑ رہا ہے۔

○ مقبوضہ کشمیر کے مختلف شہروں میں بھارتی قابض فوجوں کے خلاف مظاہرے کئے گئے ہیں۔ بھارتی فوج نے مظاہرین پر گولی چلا دی جس سے کئی افراد زخمی ہو گئے۔

ہوالشافی

اولاد ـــــ ایک فطری خواہش

بے اولاد مرد و زن کیلئے **"خصوصی ہومیو جرمنی کورس"**

ـــ خدا کے فضل سے مؤثر علاج ـــ

اس کے علاوہ پرانی اور پیچیدہ امراض کیلئے پاکستانی، جرمنی، برطانیہ اور فرانس کی سیل بند ادویات مناسب اور رعائتی نرخ پر حاصل کرنے کیلئے

عزیز ہومیوپیتھک سٹور
یونیورسٹی روڈ رحمان کالونی ربوہ
فون: ۴۱۴